# 129880 ـ قسم اٹھائی کہ دو ماہ تك بیوی کے قریب نہیں جائیگا اور اگر ایسا کیا تو اسے طلاق

**سوال**

میرے اور بیوی کے درمیان چھوٹی سی مشکل پیش آ گئی تو میں نے قسم کھائی کہ اللہ کی قسم میں دو ماہ تك بیوی کے قریب نہیں جاؤنگا ( مجامعت نہیں کرونگا )، اور اگر کیا تو بیوی کو طلاق، اس کا حکم کیا ہے، کیا اگر میں مقررہ مدت میں اس کے قریب گیا تو اسے طلاق ہو جائیگی یا مجھ پر قسم کا کفارہ لازم ہو گا ؟

**پسندیدہ جواب**

الحمد للہ.

اول:

اگر خاوند قسم اٹھائے کہ وہ چار ماہ سے کم مدت بیوی کے قریب نہیں جائیگا تو راجح قول کے مطابق یہ ایلاء ہے، اور تابعین کی ایك جماعت کا یہی قول ہے، اور اگر وہ مدت ختم ہونے تك بیوی کے قریب نہ جائے تو اس پر کچھ لازم نہیں، اور اگر مدت کے دوران بیوی سے مجامعت کر لی تو اس پر قسم کا کفارہ لازم آئیگا.

ابن قدامہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" امام نخعی اور قتادہ اور حماد، ور ابن ابی لیلی اور اسحاق کا قول ہے کہ جس نے بھی قلیل یا کثر وقت میں وطئ نہ کرنے کی قسم اٹھائی، اور اسے چار ماہ تك چھوڑ دیا تو اس نے ایلاء کیا ہے کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

ان لوگوں کے لیے جو اپنی بیویوں سے ایلاء کرتے ہیں وہ چار ماہ تك انتظار کریں .

اور یہ شخص ایلاء کرنے والا ہے؛ کیونکہ ایلاء حلف ہے اور اس نے قسم اٹھائی ہے " انتہی

دیکھیں: المغنی ( 7 / 415 ).

اور شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" قولہ: " چار ماہ سے زائد " مؤلف کی کلام کا ظاہر یہ ہے کہ اس اس نے ایلاء کیا کہ وہ چار ماہ تك بیوی سے وطئ نہیں کریگا تو یہ ایلاء نہیں، یا پھر تین ماہ کی مدت تو یہ بھی ایلاء نہیں، اور صحیح یہ ہے کہ یہ ایلاء ہی ہے.

کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

اور وہ لوگ جو اپنی بیویوں سے ایلاء کرتے ہیں چار ماہ انتظار کریں البقرۃ ( 226 ).

چنانچہ اللہ سبحانہ و تعالی نے ایلاء کو ثابت کیا ہے، لیکن اس کی مدت جس میں وہ انتظار کریں چار ماہ بنائی ہے، اس لیے اگر کوئی کہے کہ: اللہ کی قسم میں اپنی بیوی سے تین ماہ تك مجامعت نہیں کرونگا تو اس نے ایلاء کیا؛ کیونکہ اس نے مجامعت نہ کرنے کی قسم اٹھائی ہے.

لیکن اب ہم اسے کچھ نہیں کہیں گے؛ کیونکہ جب مدت ختم ہو جائیگی تو قسم خود بخود ختم ہو جائیگی، اس کی مثال یہ ہے کہ:

" ایك شخص نے اپنی بیوی سے کہا: اللہ کی قسم میں تم سے تین ماہ تك مجامعت نہیں کرونگا "

تو یہاں ہم کہیں گے: اس نے ایلاء کیا ہے لیکن ہم اسے ایلاء کا حکم لازم نہیں کریں گے، بلکہ تین ماہ گزرنے کا انتظار کریں گے، اور جب یہ مدت ختم ہو جائیگی تو قسم کا حکم ختم ہو جائےگا " انتہی

ماخوذ از: الشرح الممتع ( 13 / 218 ).

دوم:

آپ یہ قول: " اگر میں اس کے قریب گیا تو اسے طلاق " یہ طلاق شرط پر معلق ہے، اور جمہور فقہاء کرام کے ہاں شرط ثابت ہو جانے پر طلاق واقع ہو جاتی ہے، اس لیے اگر تم نے اس سے جماع کر لیا تو اسے ایك طلاق ہو جائیگی.

اور بعض اہل علم کہتے ہیں کہ یہ خاوند کی نیت پر منحصر ہے، اگر تو اس نے حصول شرط کے وقت طلاق واقع ہونے کی نیت کی تھی تو طلاق واقع ہو جائیگی، اور اگر اس نے طلاق کی نیت نہیں کی، بلکہ وہ صرف دھمکانا اور ڈرانا اور اپنےآپ کو اس سے روکنا چاہتا تھا تو یہ قسم ہے اس میں قسم توڑنے کی صورت میں قسم کا کفارہ لازم آئیگا، اور یہی قول راجح ہے اور شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ وغیرہ نے بھی یہی اختیار کیا ہے.

ہماری رائے تو یہ ہے کہ دو ماہ تك آپ بیوی کے قریب جانے سے اجتناب کریں تا کہ طلاق کے متعلق احتیاط رہے، کیونکہ جمہور اہل علم جن میں آئمہ اربعہ شامل ہے اس طرح کی حالت میں طلاق واقع ہونے کا مسلك رکھتے ہیں.

اور تعجب ہے کہ آپ اور بیوی کے مابین ذرا سی مشکل تھی لیکن آپ نے ایسا اقدام کیا اور قسم اٹھا کر طلاق کو معلق کر دیا، جیسا کہ آپ نے بیان کیا ہے، خاوند پر واجب ہے کہ وہ اللہ کا تقوی اختیار کرے، اور اللہ کی حدود کا پاس

کرے اور طلاق کو دھکانے کا یا پھر اپنا غصہ ٹھنڈا کرنے کا باعث نہ بنائے.

اللہ تعالی سے ہماری دعا ہے کہ وہ سب کے حالات کی اصلاح فرمائے.

واللہ اعلم .